Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۳ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۷ہش ۱۱ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۳۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ تبلیغ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے مگر ابھی ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

ربوہ ۱۰ ، ارتبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کے باعث آج نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے ۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نمازِ جمعہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے پڑھائی ۔

نماز سے قبل محترم شیخ صاحب موصوف نے خطبۂ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ (الرعد آیت ۱۲) کی تفسیر کرتے ہوئے اس امر پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ماموریِن الٰہی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں ۔ ہر چند کہ ان کی بہت شدید مخالفت کی جاتی ہے انہیں طرح طرح کے دُکھ دئے جاتے ہیں اور انہیں اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی حتیٰ کہ مخالفین انہیں ناکام کرنے کے لئے ہر مکر کام میں لاتے اور ہر حیلہ آزماتے ہیں لیکن اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود وہ خود ناکام رہتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ماموریِن الٰہی کی حفاظت پر فرشتے مامور ہوتے ہیں ۔ وہ خدائی حکم کے ماتحت انہیں اور ان کے مقصد کو کوئی گزند نہیں پہنچنے دیتے جب مخالفین اپنی مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ماموریِن الٰہی اور ان کے مشن کو ناکام اور کالعدم کر کے رکھ دیں گے تو ان کی حفاظت پر مامور فرشتے اٹھ کر اپنے پر پھیلا دیتے ہیں جس کی وجہ سے ماموریِن الٰہی اور ان کے مشن کو تو کوئی گزند نہیں پہنچتا خود مخالفین کے منصوبے خاک میں مل کر رہ جاتے ہیں ۔

ماموریِن الٰہی کو حاصل خدائی حفاظت اور ان کے گرد اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتوں کے حصار کے ثبوت میں محترم شیخ صاحب موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

(باقی صفحہ ۶ پر)

وقفِ جدید کا اکیسواں (۲۱) سال

احبابِ جماعت کی خدمت میں بعض اہم گزارشات

(محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۱۳ صلح ، ۱۳۵۷ ہش میں وقفِ جدید کے اکیسویں سال کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کو مالی و جانی قربانی کے میدان میں آگے قدم بڑھا کر وقفِ جدید کے روز افزوں اخراجات پورے کرنے کی نہایت پُر اثر انداز میں ترغیب دلائی ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب احبابِ جماعت تک پہنچ جائے گا سرِدست احبابِ جماعت کی خدمت میں یہ درخواست ہے کہ :۔

(۱) جلد از جلد چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات حسبِ توفیق پہلے سے بڑھا کر پیش کئے جائیں ۔

(۲) سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کے ثواب سے محروم نہ رہے ۔ یاد رہے کہ اب کم از کم شرح چندہ مبلغ -/۱۲ روپے ہے ۔

(۳) اطفال اور بالغان کے وعدہ جات کی فہرستیں جدا جدا تیار کی جائیں ۔

(۴) انہی خطوط پر لجنات کے نظام کے ماتحت ، بالغ بہنوں کے وعدہ جات کی فہرستیں جُدا اور ناصرات اور چھوٹے بچوں کے وعدہ جات کی فہرستیں جدا جدا تیار کر کے مرکز میں ارسال فرمائی جائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(۵) چندہ کے علاوہ اس بارہ میں بھی خاص کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ "رضا کار معلّمین" کی مبارک تحریک میں حصّہ لیں اور جلد از جلد اپنی جماعت کی وساطت سے نظامت ارشاد وقفِ جدید کو اپنے نام بھجوا دیں اور واضح طور پر لکھیں کہ کن مہینوں میں کلاس میں شرکت کریں گے ۔

یاد رہے کہ رضا کار معلمین کی تربیت کی غرض سے وقفِ جدید سہ ماہی کلاسوں کا اہتمام کر رہی ہے پہلی کلاس جو وسط جنوری میں شروع ہوئی ہے وسط اپریل تک جاری رہے گی ۔ دوسری کلاس امسال وسط اپریل سے شروع ہو کر وسط جولائی تک جاری رہے گی ۔ وقس علیٰ ھذا ۔

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ر تبلیغ ۱۳۵۷ ہش
۱۱ر فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کا قرآنی طریق

ہم اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی لاتعداد و بیشمار نعمتوں اور احسانوں کو یاد دلا کر انسانوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ان نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنیں اور انہیں فراموش کرکے ہرگز ہرگز ناشکری کے مرتکب نہ ہوں۔

آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اَن گنت نعمتوں اور احسانوں پر شکر کرنے کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ شکر کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ شکرگزاری کا حق کب اور کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ زبان سے بھی شکر کرنے والے بنیں اور اپنے عمل سے بھی اِس امر کا ثبوت دیں کہ وہ واقعی اپنے رب کے شکرگزار بندے ہیں۔ زبان اور عمل ہر دو سے شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ جو مومن اِن دو میں سے کسی ایک کو ترک کرتا ہے وہ عند اللہ اس کا شکرگزار بندہ شمار نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک زبان سے شکر ادا کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے والے بنیں یعنی ہر وقت اور ہر آن تسبیح و تحمید کو اپنا شعار بنائیں۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنے اور ہمیشہ ہی یاد رکھنے اور شکر کو اپنا شعار بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۱) فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۳)

ترجمہ: پس (جب میں اس قدر فضل کرنے والا ہوں تو) تم مجھے یاد رکھو میں بھی تمہیں یاد کرتا رہوں گا اور میرے شکرگزار بنو اور میری ناشکری نہ کرو۔

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ (البقرہ آیت ۱۷۳)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اُن پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اگر تم (واقعہ میں) اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر بھی ادا کرو۔

(۳) فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ (النحل آیت ۱۱۵)

ترجمہ: پس جو حلال اور طیّب مال اللہ نے تمہیں دیا ہے تم اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو شکر کرو۔

اور پھر شکر کرنے کا طریق یہ بیان کیا کہ اللہ کو صبح اور شام ہر وقت یاد کرو اور اس کی تسبیح و تحمید میں ہر آن مصروف رہو چنانچہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا (الاحزاب آیت ۴۲)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ کا ذکر بہت کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے دعا کرتے ہیں تاکہ (اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ) وہ تم کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

چنانچہ حقیقی مومنوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانوں کو یاد کرکے ہر وقت اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور اس طرح شکر کے جذبات سے لبریز رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے شکرگزار مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آل عمران آیات ۱۹۱، ۱۹۲)

ترجمہ: یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے کئی نشان ہیں۔ (یہ) وہ (عقلمند ہیں) جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں (کے بل لیٹے) ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور وہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں (پھر کہہ اُٹھتے ہیں) اے ہمارے رب تُونے (کائنات کا یہ سارا سلسلہ اور نظام) بے مقصد پیدا نہیں کیا، تیری ذات پاک ہے، پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرکرکے اس کا بڑی کثرت کے ساتھ ذکر کرتے رہا کریں اور اِس طرح اُس کی تسبیح و تحمید میں بکثرت مشغول رہ کر زبان سے اس کا شکر ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ پھر بعض دیگر آیات میں اُس نے ایسے اعمال بجالانے کا بھی حکم دیا ہے جن سے ان کا شکرگزار ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ سکے اور اِس ضمن میں بنیادی اہمیت کے حامل دو خاص اعمال کی نشاندہی بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم میں جہاں اپنی بے شمار نعمتوں اور احسانوں کا ذکر کرنے کے بعد اِس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ انسان بڑا ہی ظالم اور بڑا ہی ناشکرگزار ہے وہاں ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ آپ مومنوں کو دو اعمال خاص تعہّد کے ساتھ بجالانے کی تاکید کردیں تاکہ وہ عند اللہ اس کے شکرگزار بندوں میں شامل ہو سکیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ۝ (ابراہیم آیت ۳۲)

ترجمہ: (اے رسول!) میرے ان بندوں سے جو ایمان لا چکے ہیں کہہ کہ وہ اُس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی بیع (وشراء) ہوگی اور نہ ہی کوئی گہری دوستی، نماز عمدگی سے ادا کیا کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدگی میں بھی اور ظاہر میں بھی (ہماری راہ میں) خرچ کیا کریں۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکرگزاری کے رنگ میں دو اعمال (یعنی اقامۃ الصلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ) بجالانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس میں اقامۃ الصلوٰۃ کا حکم جملہ حقوق اللہ پر اور انفاق فی سبیل اللہ کا حکم جملہ حقوق العباد پر حاوی ہے۔ اِس سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اَن گنت نعمتوں اور احسانوں پر محض زبان سے ہی نہیں بلکہ عمل سے بھی اپنے شکرگزار ہونے کا ثبوت دینا ضروری ہے۔ جب تک زبان اور عمل سے جس میں بکثرت ذکرِ الٰہی، اقامۃ الصلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اپنے شکرگزار ہونے کا ثبوت نہ دیا جائے اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانوں پر شکرگزاری کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور وہ برکات شاملِ حال نہیں ہو سکتیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شکر کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا ہے:۔

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے مسلمان پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل ص)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا"

تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ کے پچاسی ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

حضرات! مذہب کی تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے انہوں نے زمانے کا یہی رنگ دیکھا کہ وہ حُبِّ دنیا میں مستغرق اس کی زیب و زینت میں گم اور خدا سے غافل تھے اور وہ یہی سمجھتے تھے۔ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ یعنی کوئی زمانہ اب ایسا نہیں آئے گا کہ ہم کو مرنے کے بعد اپنے اعمال کا کسی کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے جو کچھ ہے یہی دنیا ہے۔ اُن کی خدا سے غفلت اور دنیا طلبی کی رغبت کو دیکھ کر انبیاء علیہم السلام نے ان کو یہی سمجھایا ہے۔

"بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ○"

یعنی اے لوگو! تم فانی دنیا کو دائمی زندگی پر ترجیح دیتے ہو حالانکہ وہ زندگی اس سے بہتر ہے۔

گویا ہر ایک نبی کا وعظ یہی تھا کہ دین کو جب تک دنیا پر مقدم نہ کیا جائے انسان با خدا نہیں بن سکتا۔ سچ ہے ؎

"ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں"

دین اور دنیا کا باہم تعلق

اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم نہیں دیتا کہ ہم دنیا کو کلی طور پر چھوڑ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ"

کہ اسلام میں رہبانیت ممنوع ہے پس جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے شادی نہ کرنا۔ غسل نہ کرنا۔ مال نہ رکھنا ضروری ہے وہ غلطی پر ہیں۔ اسلام اسے بدعت قرار دیتا ہے۔ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ محنت کرو۔ دنیا کماؤ۔ لیکن جب دین اور دنیا کا مقابلہ آن پڑے تو اس وقت دین کو مقدم کرو اور دنیا کی پرواہ نہ کرو۔ اسلام کا کمال تو یہ ہے کہ ہر وقت دنیا کاروبار میں بھی مصروفیت رہے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا جو بوجھ لادنے کے وقت بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے وہ قابل تعریف نہیں۔ اسلام تو یہاں تک کہتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ علیحدہ علیحدہ ہوں۔ کچھ زراعت کریں، کچھ تجارت کریں اور کچھ ایسے ہوں جو دین کے لئے زندگیاں وقف کریں اور دنیا سے علیحدہ ہو کر دین کی خدمت کریں۔ جن مذاہب نے یہ تعلیم دی کہ سب کے سب دنیا سے قطع تعلق کر لیں انہوں نے غلطی کی ہے۔ دنیوی زندگی اور اُخروی زندگی کا مقابلہ کرتے ہوئے خدا نے بتایا:۔

"وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ" (العنکبوت)

یعنی یہ دنیا لہو ولعب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا نے اس آیت میں دنیا کی تنقیص کی ہے۔ یہ درست نہیں کیونکہ وہ زندگی جو خود خدا نے پیدا کی اور جو تمام انبیاء اور صلحاء کو حاصل رہی وہ بے ہودہ اور فضول کس طرح ہو سکتی ہے اگر یہ بیکار ہوتی تو خدا بار بار اپنے احسانات کو کیوں گنواتا اور کیوں فرماتا اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ؎

لہو ولعب کا مطلب

اس آیت میں دراصل "لعب" سے مراد ایسی چیزیں ہیں جو کھیل کود کا سامان رکھتی ہیں اور "لہو" سے مراد ایسی چیزیں ہیں جو غفلت پیدا کرنے والی ہیں گویا لعب انسان کی حرکت کا زمانہ ہے اور لہو آرام کا زمانہ۔ اور انسان کی جسمانی قوت کو برقرار رکھنے کے لئے دونوں ضروری ہیں اور انسان دونوں کا محتاج ہے۔ دنیوی زندگی کا انحصار مشاغل اور کاروبار اور اعصاب اور دماغ کو آرام دینے پر موقوف ہے مگر ان دونوں لہو و لعب یعنی کام اور آرام کا مقصد یہ ہے کہ تم اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے غافل نہ ہو۔ بلکہ اس کی محبت کی کوشش کرو تمہارے مقصد حیات کے مقابلہ میں جو اخروی زندگی ہے اس دنیا کا مقام صرف لہو ولعب کا ہے جس طرح طالب علم کے لئے کھیل ضروری ہے اسی طرح تمہارے لئے دنیوی مشاغل ضروری ہیں کیونکہ اسلام تم کو دنیا چھوڑنے کی تلقین نہیں کرتا مگر ہر وقت لہو ولعب میں مستغرق رہنا بھی انسان کے مقصد کو تباہ کر دیتا ہے جو بچہ ہر وقت کھیلتا رہے گا وہ تعلیم سے کورا رہ جائے گا پس اسلام دنیوی نعماء سے متمتع ہونے کی اجازت دیتا ہے مگر وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ انسان دنیا میں اتنا مشغول اور غرق ہو جائے کہ آخرت کو نظر انداز کر دے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

"چیست دنیا از خدا غافل بودن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن"

یہ دنیا آخرت کی سیڑھی ہے منزل نہیں۔ ہم نادانی سے دنیا کو منتہا سمجھ لیتے ہیں اور ساری جدوجہد اس کے لئے وقف کر دیتے ہیں حالانکہ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے دنیوی زندگی کو لہو ولعب قرار دے کر خدا تعالیٰ نے مومنوں کو توکل کا شاندار سبق دیا ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح کھیل کود میں کوئی بادشاہ بن جاتا ہے اور کوئی فقیر لیکن دل پر اس بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا نہ بادشاہ بن کر انسان اس وقت متکبر بن جاتا ہے اور نہ فقیر بن کر رونے لگ جاتا ہے اسی طرح مومن سمجھتا ہے کہ میری اصل زندگی تو میرے مولا کے پاس ہے یہ دنیوی زندگی تو محض کھیل ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ترکِ دنیا کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرے ہم اس بات سے منع نہیں کرتے کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت میں مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے کہ

دست در کار و دل بایار

انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلے کسی معاملہ میں شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کرے جب خدا تعالیٰ مقدم ہو تو اسی میں انسان کی نجات ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۹۱)

دنیا پرستوں کو تنبیہ

جو لوگ دین سے بے پرواہ ہوتے ہیں اور دنیا کو اصل چیز سمجھ لیتے ہیں اور اسی سے دل لگاتے اور دنیا کے کیڑے بن جاتے ہیں ان کی بابت خدا فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○"

کہ جو لوگ آخرت کے منکر ہیں اور اس دنیا پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور دنیا پر اکتفا کرنے لگے ہیں اور خدا کی محبت کو انہوں نے دل سے نکال دیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مقصد کو پا لیا اور جہاں پہنچنا تھا پہنچ گئے ایسے لوگوں کے لئے آگ کا عذاب مقدر ہے۔

موجودہ زمانے کی حالت

موجودہ زمانہ کی حالت پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں بڑا انقلاب نظر آتا ہے پہلے دنیا میں اتنی ترقی نہیں ہوئی تھی نہ پہلے قوموں میں اس قدر میل ملاپ تھا۔ نہ تمدن میں اس قدر وسعت تھی نہ تجارتی تعلقات ایسے تھے نہ اس قدر ایجادات تھیں نہ اتنا کپڑا اور نہ اتنا غلہ پیدا ہوتا تھا۔ آج دنیا کے بہلانے کے لئے ہزاروں سامان نکل آئے ہیں گو پہلے زمانہ میں یہ سامان محدود تھے کئی قسم کے باجے کئی قسم کی کھیلیں پیدا ہو گئیں ہزاروں تھیٹر قائم ہیں ہزاروں لوگ ان میں محو رہتے ہیں۔ گھروں میں بھی دل بہلانے اور عیاشی کے سامان ہیں۔ لباس میں ترقی ہوئی۔ مکانوں اور کھانوں میں زیادتی ہے غرض اس زمانہ میں دنیا اپنی تمام خوبصورتیوں کے ساتھ آ گئی ہے پہلے زمانہ میں یہ م

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسان تھا کہ لوگ دنیا کی بجائے دین کو اختیار کریں مگر آج لوگوں کی یہ حالت نہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے متعلق ایک عظیم فتنے سے ڈرایا تھا اور فرمایا تھا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی اس وقت سے لے کر قیامت تک دجالی فتنہ سے بڑا فتنہ اور کوئی نہ ہوگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کی صداقت اس زمانہ میں ظاہر ہو گئی اور وہ فتنہ ظاہر ہو گیا۔ پھر آمدورفت کے ذرائع نکل آنے کی وجہ سے یہ فتنہ عالمگیر فتنہ بن گیا۔ چنانچہ جہاں سے کوئی تحریک اٹھتی ہے اس کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے اور وہ یہ کہ دنیا کو خدا سے دور کر دیا جائے اور مادیت کی طرف اسے مائل کر دیا جائے آپ دنیا کے جس ملک میں چلے جائیں یہی دکھائی دے گا کہ ہر شخص دنیا کو دین پر مقدم کر رہا ہے اور ہر شخص کی یہ کوشش ہوگی کہ خدا تعالیٰ کی محبت کو مٹا دیا جائے۔ یہ چیز پہلے کبھی بھی دنیا میں ایک وقت میں نہیں پائی جاتی تھی پھر اس زمانہ کے علوم مشترکہ طور پر اسلام کے خلاف پیش کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ جس رنگ میں بھی دیکھیں یہی نتیجہ نکلے گا کہ نعوذ باللہ خدا نہیں۔ غرض اس زمانہ میں کفر اپنے تمام ہتھیاروں کو استعمال کر رہا ہے پس جب تک کفر کے مقابلہ میں خدائے رحمان کا قوی ہاتھ انتظام نہ کرتا تو کفر کا مقابلہ اس زمانہ میں سخت مشکل امر بن جاتا۔

(باقی)

آم کی کاشت

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مہار (ایم ایس سی) ہارٹیکلچر

(۲)

داغ بیل:

داغ بیل کا مقصد باغ میں سڑکوں، کھالوں، ہوا توڑ باڑوں اور پودے لگانے کی صحیح جگہ کی نشاندہی کرنا ہے۔ چونکہ آم کے پودے کافی عمر پاتے ہیں اس لئے داغ بیل بہت سوچ بچار کے بعد کرنی چاہیئے۔ داغ بیل کے تین طریقے زیادہ مروج ہیں:-

(۱) مربع یا مستطیل (۲) مخمس۔ اور (۳) شش پہلو۔

ان میں مربع طریقہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے رائج الوقت ہے

ہوا توڑ باڑیں:

پھلدار پودوں کو موسمی حالات سے محفوظ رکھنے کے لئے مناسب فاصلے اور سمت میں ہوا توڑ باڑیں لگانا بہت ضروری ہے۔ ان سے ہوا گرمی اور سردی کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ سردی میں کہر یا کورا اور گرمی میں لُو سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔ ہوا توڑ باڑیں شیشم۔ توت، جامن اور بیری وغیرہ مفید رہتے ہیں۔ آموں کے پودے سخت کورے سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں اس لئے آموں کے پودوں کے لئے ہر دوسرے ایکڑ کے بعد ایک لائن ہوا توڑ درختوں کی لگائی جائے ورنہ پودوں کو شدید کہر کی حالت میں ناقابلِ تلافی نقصان ہوتا ہے

پودوں کا فاصلہ:

بعض اوقات پودے نہایت کم فاصلے یا بغیر ترتیب کے لگا دیئے جاتے ہیں اور روشنی وغیرہ کا بھی صحیح گزر نہیں ہوتا ایسے پودے عام طور پر جلد بیمار ہو کر ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ دوسرے ان کا صحیح ڈھانچہ نہیں بنتا۔ کم فاصلہ پر نصب شدہ پودے قد میں بہت اونچے ہو جاتے ہیں۔ جس سے پھل پرندوں وغیرہ کی نذر ہو جاتا ہے یا تیز ہواؤں سے گر جاتا ہے۔ ان حالات میں پودوں سے پھل حاصل کرنے میں کافی دقت ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں اصلاح کی صورت یہی ہے کہ پودوں کو صحیح فاصلوں پر لگایا جائے عام طور پر آم کی کاشت کے لئے مختلف اقسام کو مدنظر رکھتے ہوئے ۳۵ سے ۴۵ فٹ کا فاصلہ مناسب خیال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر مالدہ۔ انور رٹول اور دلیری کے لئے ۳۵ سے ۴۰ فٹ کا فاصلہ درکار ہے جبکہ لنگڑا۔ ثمر بہشت، فجری اور سندھڑی اقسام کے لئے ۴۰ سے ۴۵ فٹ موزوں ترین فاصلہ ہے

پودوں کو باغ میں لگانا:

پودوں کو موسم بہار یعنی فروری، مارچ یا موسم خزاں یعنی ستمبر میں نرسری سے کھیت میں لگایا جاتا ہے۔ پودے لگانے سے قریباً دو تین ماہ پیشتر نشان شدہ جگہوں پر تین فٹ چوڑے اور تین فٹ گہرے گڑھے کھودیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ گڑھے ۵ فٹ گہرے اور ۵ فٹ چوڑے کھودیں۔ گڑھے کھودنے کے بعد ان کو چند روز یعنی دن تک کھلا چھوڑ دیں تاکہ سورج کی گرمی سے جراثیم وغیرہ ختم ہو جائیں اس کے بعد گوبر کی گلی سڑی کھاد بھل اور کھیت کے اوپر کی مٹی برابر مقدار میں ملا کر گڑھوں کو بھر دیا جائے اور آبپاشی کر دی جائے تاکہ زمین اچھی طرح سے بیٹھ جائے۔ پھر موسم آنے پر ان گڑھوں میں پودے کی گاچی کے مطابق چھوٹا گڑھا کھود کر پودا لگا دیا جائے۔ مشہور اقسام مالدہ، لنگڑا، دسہری، انور رٹول، ثمر بہشت (چونسہ) تجربہ ہونے والی نئی سنسیشن (Sesation) کاشت کریں۔ سنسیشن یہ قسم حال ہی میں امریکہ سے درآمد کی گئی ہے اور ہمارے حالات میں کافی کامیاب رہی ہے۔

اس کی پیداوار بھی اچھی ہے۔ یہ پچھیتی قسم ہے (Late Variety)

اس کا پھل اکتوبر کے آخر تک درختوں پر رکھا جا سکتا ہے۔

اس کے پودے شعبہ اثمار پنجاب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد سے دستیاب ہیں۔

(باقی کالم ملاحظہ)

کھاد:

آم کے پودے سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشی والی کھادوں کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ اس لئے مناسب کھادوں کا صحیح اور وقت پر استعمال کرنا چاہیئے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ آموں کی مناسب نشوونما کے لئے پوٹاشی والی کھادوں کا استعمال بڑا ضروری ہے۔ پوٹاشی والی کھادوں سے پھل موٹا اور ہر سال آنا شروع ہو جاتا ہے

گوبر کی کھاد کا استعمال:

عام طور پر دسمبر، جنوری یعنی پھول آنے سے دو ماہ پیشتر اور کیمیائی کھاد کی پہلی خوراک۔ فروری کے آخری ہفتہ میں یعنی پھول آنے سے پندرہ دن پہلے اور دوسری خوراک ماہ اپریل میں جب پھل بن جائے۔ ڈالی جائے۔ نباتی کھاد کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سبز کھاد کا استعمال کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے سینجی، گوارا وغیرہ بطور سبز کھاد دبائے جا سکتے ہیں۔ ذیل کے گوشوارے میں بلحاظ عمر کھاد کی مقدار دی جاتی ہے:-

عمر پودا	گوبر کی کھاد	یوریا	سپر فاسفیٹ	پوٹاشیم سلفیٹ
۱ تا ۴ سال	۲۰ - ۴۰ سیر	۲½ پونڈ	½ پونڈ	-
۵ تا ۸ "	" - ایک من	۳ "	۲½ "	۱ پونڈ
۹ تا ۱۰ "	۱½ من	۳ "	۲½ "	۲ "
۱۱ سال سے زائد	۳ "	۴-۶ "	۵ "	۲-۲½ "

آبپاشی:

آم کے چھوٹے پودوں کو موسم گرما میں ہر ہفتے آبپاشی کرنی چاہیئے اگر ممکن ہو تو مئی جون کے مہینے میں ہفتے میں دو بار ہلکی آبپاشی کر دی جائے۔ موسم سرما میں دو سے ۳ ہفتے کا وقفہ رکھا جائے لیکن جن راتوں میں کہر پڑنے کا امکان ہو آبپاشی ضرور کرنی چاہیئے۔ اس طرح کرنے سے کورے سے نقصان میں کافی حد تک کمی ہو جاتی ہے۔ موسم بہار میں پھول آنے شروع ہوتے وقت سے لے کر پھل بن جانے تک بہتر ہے کہ آبپاشی نہ کی جائے۔ پودوں کو کیمیائی کھاد ڈالنے کے فوراً بعد پانی دینا ضروری ہے۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

بعض مجالس کی طرف سے ابھی تک بجٹ سال رواں موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم اولین فرصت میں بجٹ تشخیص فرما کر ارسال فرمائیں۔ یاد رہے کہ صف اول و دوم ہر دو کے چندہ کی شرح ۲۵ پیسے ہے۔ نیز یکم مارچ سے دس مارچ تک عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے۔ پوری محنت اور کوشش سے اس عشرہ کو کامیاب بنائیں اور اپنی کاوشوں سے ہمیں بھی مطلع کریں۔

(سیکرٹری مال مرکزیہ۔ اطفال الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اگست ۱۹۷۷ء

(۳)

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۹۴-	مکرم وقار احمد صاحب	جھنگ صدر	۱۰—۰۰
۹۵-	" مہر نور اکبر صاحب	"	۱۰—۰۰
۹۶-	" محمد شفیع صاحب	"	۱۰—۰۰
۹۷-	" طفیل محمد ولد اکبر علی صاحب	"	۱۰—۰۰
۹۸-	" عزیزم کریم احمد صاحب	"	۵۰—۰۰
۹۹-	" محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	لودھراں	۱۲—۵۰
۱۰۰-	محترمہ محمود النساء صاحبہ چوہدری	سیالکوٹ	۱۰—۰۰
۱۰۱-	مکرم ایم-اے ہاشمی صاحب	اسلام آباد	۱۰۰—۰۰
۱۰۲-	" چوہدری محمود احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۰۳-	" بدر-خرم-معظم-نذیر صاحبان	"	۹۱—۰۰
۱۰۴-	" چوہدری فضل الٰہی صاحب	"	۵۰—۰۰
۱۰۵-	محترمہ تسنیم فیض صاحبہ اہلیہ فیض اسلم سیشن جج	وہاڑی	۲۰—۰۰
۱۰۶-	مکرم ملک خورشید احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۰۷-	" شیخ نصیر احمد صاحب نیروبی	گوجرانوالہ	۱۰۰—۰۰
۱۰۸-	" چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ	"	۱۵—۰۰
۱۰۹-	" محمد جمیل صاحب قریشی سکھیکی منڈی		۱۰—۰۰
۱۱۰-	محترمہ فاطمہ حقانی صاحبہ ڈھوک پراچہ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی		۵—۰۰
۱۱۱-	مکرم رشید احمد صاحب جاوید سیکرٹری مال چک ۹ پنیار		۱۰—۰۰
۱۱۲-	" مرزا غلام رسول صاحب	منڈی بہاؤالدین	۲۰—۰۰
۱۱۳-	" چوہدری نذیر احمد صاحب	بہاولپور	۱۰—۰۰
۱۱۴-	" میجر محمد امجد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۱۵-	" رانا مبارک احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۱۶-	" ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب	"	۳۰۰—۰۰
۱۱۷-	محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ	دارالیمن ربوہ	۱۰—۰۰
۱۱۸-	مکرم بشیر احمد صاحب قمر	ٹیکسلا	۱۰—۰۰
۱۱۹-	محترمہ صالحہ فاطمہ صاحبہ والدہ فاروق احمد صاحب گلبرگ لاہور		۱۰—۰۰
۱۲۰-	مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب	اوکاڑہ کینٹ	۱۱—۵۰
۱۲۱-	محترمہ اہلیہ صاحبہ "	"	۱۸—۰۰
۱۲۲-	مکرم فیض احمد صاحب چک 22/E.B	ساہیوال	۱۰—۰۰
۱۲۳-	" حکیم عبدالرحمٰن صاحب	دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰—۰۰
۱۲۴-	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبداللطیف خان صاحب چاہ بھاگو والہ ملتان		۱۲—۰۰
۱۲۵-	مکرم شیخ انوار رسول صاحب	کراچی	۱۴—۰۰
۱۲۶-	محترمہ بدرالنساء خانم صاحبہ	"	۱۱—۰۰
۱۲۷-	مکرم مرزا صادق علی صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۲۸-	" منصور احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۲۹-	" ملک خالق داد خان صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۳۰-	" ڈاکٹر منظر الحق صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۱۳۱-	" ملک مبارک احمد صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۱۳۲-	" سید احمد نواز صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۳۳-	" قریشی محمود احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۳۴-	" حفیظ احمد بٹ صاحب	"	۵۰—۰۰
۱۳۵-	" بشیر احمد صاحب راجپوت	"	۱۰—۰۰
۱۳۶-	" مولوی محمد نواز خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۳۷-	محترمہ نواب بیگم شفیع صاحب نجیب آبادی	کراچی	۳۰—۰۰
۱۳۸-	مکرم ناصر احمد خان شفیع صاحب	"	۲۱—۰۰
۱۳۹-	محترمہ زکیہ خاتون صاحبہ	"	۱۱۱—۰۰
۱۴۰-	مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب	"	۲۰۰—۰۰
۱۴۱-	محترمہ حبیبہ قدسیہ صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۱۴۲-	مکرم داؤد احمد قریشی صاحب	"	۳۰—۰۰
۱۴۳-	محترمہ راشدہ منصور صاحبہ	"	۱۰۰—۰۰
۱۴۴-	" صفیہ ربی صاحبہ	"	۲۵—۰۰
۱۴۵-	مکرم خداداد خان صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۴۶-	محترمہ صنوبر شہزاد محمود خان صلاح الدین صاحبان	"	۵۰—۰۰
۱۴۷-	مکرم مبارک احمد خان شفیع صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۱۴۸-	" محمد اسمٰعیل صاحب	"	۵۰—۰۰
۱۴۹-	محترمہ حمیدہ اختر صاحبہ بیگم اے-آر سلیم صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۵۰-	مکرم ایس-ایم-خلیل صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۱-	" ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۲-	" ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۵۳-	" حبیب اللہ بٹ صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۴-	" سیٹھ منیر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰

(باقی)

زعماء کرام انصاراللہ جائزہ لیں

سالِ رواں کا پہلا مہینہ ختم ہو چکا ہے اور گیارہ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ زعماء کرام سے التماس ہے کہ حسب ذیل امور کا جائزہ لیں۔

۱- آپ نے بجٹ ۱۹۷۸ء مرکز میں بھجوا دیا ہے؟ اگر تاحال نہیں بھجوایا تو براہِ کرم ایک ہفتہ تک تیار کر کے ارسال فرما دیں۔

۲- اراکین انصاراللہ میں سے کسی دوست کا نام بجٹ میں درج ہونے سے تو نہیں رہ گیا؟ یا اگر کوئی دوست آپ کی مجلس میں نئے آ گئے ہوں تو ان کے بجٹ سے اطلاع فرما دیں۔

۳- کیا آپ کی مجلس میں تدریجی وصولی کا اہتمام ہو رہا ہے؟ اگر تاحال تدریجی لحاظ سے وصولی میں کمی ہے تو براہِ کرم جلد اس کمی کو پورا فرما دیں۔

۴- کیا آپ نے ماہ جنوری کے چندہ کی وصول شدہ رقم مرکز میں ارسال کر دی ہے؟ اگر نہیں تو براہِ کرم جلد بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱- خاکسار کی دادی اماں سخت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر احمد و منور احمد گوٹھ قادر آباد ضلع نواب شاہ)

۲- مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب تابیور لندن بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (حکیم حمید احمد اختر - المنار دواخانہ - ربوہ)

۳- میرے بھائی مکرم مطیع الرحمٰن ابن مکرم شیخ محب الرحمٰن صاحب مرحوم کا آپریشن کوپن ہیگن کے ہسپتال میں ہوا تھا۔ وہ اب ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں البتہ درد میں کوئی افاقہ نہیں ہے۔ نیز کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(شمیم فرحت - دارالعلوم شرقی - ربوہ)

۴- مکرم ملک فضل احمد صاحب محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ سابق باڈی گارڈ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی جو عرصہ سے بیمار ہیں ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ علاوہ دیگر عوارض کے اُن پر دمہ کا دورہ اس شدت سے ہوا ہے کہ وہ بلتے بھی اچھی طرح نہیں کر سکتے۔ احبابِ جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نور الدین خوشنویس دفتر روزنامہ الفضل - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام امراء جماعتہائے احمدیہ کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں جو حضور نے کچھ عرصہ قبل امراء جماعت ہائے احمدیہ کو بھجوایا تھا یہ ارشاد فرمایا کہ:-

"آپ تمام مخلصینِ جماعت تک میرا پیغام پہنچا دیں کہ جس محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ آپ نے وعدے لکھوائے ہیں اسی محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں اور بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔ کام شروع ہو چکا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے اپنے حلقوں کی وصولیوں کی رپورٹ مجھے براہِ راست بھجواتے رہیں تا کہ دعا ہوتی رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور غلبۂ اسلام کی مہم میں ہم سب کو مل کر کام کرنے اور ساری ذمہ داریوں کو کما حقہٗ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

انتقالِ پُر ملال و شکریۂ احباب

طویل عرصہ درد بھری دعا کرنے والے احباب کے لئے یہ اطلاع باعثِ افسوس ہو گی کہ حادثہ کار کی بیہوشی مریضہ میری نوعمر نواسی عزیزہ سائرہ دختر شیخ سعید الرحمٰن صاحب پراچہ پورے پندرہ ماہ کی شدید علالت کے بعد اِس دُنیائے فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۵ فروری کو عزیزہ کے انتقال پر جنازہ ربوہ لا کر تدفین ہوئی اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

ہمارا جملہ خاندان تمام جماعت کا بے حد ممنون ہے کہ جنہوں نے اِس طویل عرصہ میں دعاؤں اور دلی ہمدردی کا سلسلہ جاری رکھا اور ادارۂ الفضل کا بھی دلی شکریہ ادا کرتا ہے جس نے اِس لمبے عرصہ میں دعا کی بار بار تحریک شائع کی۔ اب یہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ پیاری مرحومہ کی قربانی قبول فرما کر اس کے درجات بلند کرے اور ہمارے خاندان خصوصاً عزیزہ کی والدہ کو صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم عطا کرے جس نے اس حصۂ زندگی کا ہر منٹ دعاؤں اور مریضہ کی خدمت کے لئے وقف رکھا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ ہمارے خاندان کو ہر مصیبت اور آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین

(خاکسار محمد اقبال پراچہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد سرگودھا)

ضرورت کارکنان

خورشید یونانی دواخانہ میں دو کارکنوں کی ضرورت ہے محنتی اور دیانتدار دوست انٹرویو کے لئے دواخانہ میں تشریف لائیں معاوضہ معقول دیا جائے گا۔

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

مشرقی دوائیں مشرقی مزاج کے موافق ہیں جن کا اثر صدیوں سے تسلیم شدہ ہے

آپ کا خادم

صدر دواخانہ

بالمقابل ایوانِ محمود
گولبازار۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

خالی اسامیاں۔ ائیر پورٹس سیکورٹی فورس

محکمہ سول ایوی ایشن حکومتِ پاکستان

("ڈان" مورخہ ۲۶/۱/۷۸)

مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں ۱۵ فروری ۱۹۷۸ء تک مطلوب ہیں۔ سادہ کاغذ پر درخواست بھجوائیں اور اس میں اپنا نام، باپ کا نام، تاریخ پیدائش، ذات اور تعلیمی قابلیت (فوٹوسٹیٹ کاپی)، مستقل ایڈریس، موجودہ ایڈریس، ڈومی سائل (فوٹوسٹیٹ کاپی) نیشنل ایڈنٹی کارڈ کی فوٹوسٹیٹ کاپی۔ سابقہ ملازمت و تجربہ، مقام انٹرویو لسٹ۔ یہ سب کوائف درج کریں۔ دو پاسپورٹ سائز فوٹو جن کے پیچھے اپنا نام اور باپ کا نام بھی لکھیں۔

مردوں کے لئے:- انسپکٹر (سیکورٹی) عمر ۱۸-۲۵ سال۔ گریجوایٹ - پے سکیل نمبر ۱۱
سب انسپکٹر (") " " " - انٹرمیڈیٹ " " ۷
اسسٹنٹ سب انسپکٹر (") " " " - میٹرک " " ۵
سیکورٹی گارڈ I (") " " " - آٹھویں جماعت پاس " " ۳
" I (") " " " - پانچویں " " ۲

مستورات کے لئے:- انسپکٹر (سیکورٹی) " " - گریجوایٹ " " ۱۱
سب انسپکٹر (") " " - انٹرمیڈیٹ " " ۷

فری یونیفارم۔ راشن الاؤنس و دیگر مفادات علاوہ۔ انٹرویو کی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔
درخواستیں درج ذیل ایڈریس پر ۱۵ فروری تک بھیجیں:-

لیفٹننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد فرید ملک
ڈپٹی ڈائریکٹر (سیکورٹی) ائیر پورٹس
سیکورٹی فورس۔ بی۔ ۲۸۰ اولڈ ائیریا۔ کراچی ائیر پورٹ

(ناظر تعلیم)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

پیش آنے والے متعدد خطرات کا ذکر کرنے کے بعد تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہر موقع پر معجزانہ رنگ میں آپ کی حفاظت فرما کر لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کی صداقت کو آشکار کر دکھایا۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آنے والے خطرات اور حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کی فرعون کے مظالم سے نجات اور فرعون کی غرقابی کے قرآنی واقعہ کا بھی ذکر کیا اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین علی الخصوص آریوں اور عیسائیوں کے مخالفانہ منصوبوں اور ان میں ان کی ناکامی و نامرادی پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ بھی حفاظت کا خدائی وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا۔ آخر میں آپ نے فرمایا یہ سب واقعات اِس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ مامورین الٰہی کو اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کے فرشتوں کی خاص حفاظت حاصل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ تمام مخالفانہ منصوبوں کو ناکام کر کے اپنے مامورین کو غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے اور اِس طرح ان کی صداقت روزِ روشن کی طرح آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

میرے چھوٹے بھائی عزیزم ونگ کمانڈر محمود احمد باجوہ بیمار ہیں اور سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں داخل ہیں۔ انہیں سانس کی تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری ظہور احمد باجوہ ناظر امورِ عامہ)

برادرم عزیزم منیر احمد ظفر کا لندن میں پتہ کا اپریشن ہوا تھا جو کامیاب نہیں ہوا اور پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ احبابِ جماعت سے پیچیدگیاں دور ہونے اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ خورشید احمد نائب ایڈیٹر الفضل ربوہ)

مکرم محمد ابراہیم صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا بیٹا عزیزم احمد ڈبل نمونیا کی وجہ سے شدید بیمار ہے اور یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہے۔ احبابِ جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(فہیم احمد جنجوعہ۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴